بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

یوم بدھ

جلد ۶۰/۲۵ | ۷ ذیقعد ۱۳۹۰ھ ، ۶ صلح ۱۳۵۰ ہش ، ۶ جنوری ۱۹۷۱ء | نمبر ۵

آسمانی برکتوں اور افضال وانعامات سے معمور

جماعت احمدیہ کا نہایت مقدس و بابرکت ۷۹ واں للٰہی جلسہ سالانہ

۲۷ دسمبر کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی بصیرت افروز اور معرکۃ الآراء تقریر

جماعت میں نئے شائع ہونے والے لٹریچر کو خریدنے اور زیر مطالعہ رکھنے کی تحریک

جماعت احمدیہ کے ۷۹ ویں جلسہ سالانہ کے مبارک اور مقدس موقع پہ دنیا کے مختلف اطراف وجوانب سے تشریف لانے والے کم وبیش ایک لاکھ احمدی احباب کو اپنی معرفت اور اپنے یقین وایمان میں ترقی حاصل کرنے کے جو خصوصی مواقع میسر آئے ان میں سے ایک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وہ بصیرت افروز اور معرکۃ الآراء تقریر بھی تھی جو حضور نے جلسہ کے دوسرے روز ـــ مورخہ ۲۷ دسمبر کے دوسرے اجلاس میں ارشاد فرمائی۔ اس تقریر میں حضور نے جماعت کی ان رفاہی، تعلیمی اور تربیتی اور تبلیغی سرگرمیوں کا جائزہ لیا جو سنہ ۷۰ء کے دوران عمل میں آئیں اور جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی طاقت اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت میں غیر معمولی اضافہ کر کے اپنی ان بشارتوں کو پورا کیا جو اس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی تھیں۔ حضور نے مختلف جماعتی تحریکات کا بھی ذکر فرمایا اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لٹریچر میں اس سال جو قیمتی اضافہ ہوا ہے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ تحریک بھی فرمائی کہ احباب کو جماعتی کتب اور اخبارات و رسائل کو زیادہ سے زیادہ خریدنا اور انہیں زیر مطالعہ رکھنا چاہیئے تاکہ ان کے علم و معرفت میں برابر اضافہ ہوتا چلا جائے۔ حضور نے اپنی تقریر میں موجودہ ملکی حالات کا بھی ذکر فرمایا اور بتایا کہ جو لوگ مذہب کا نام لیکر غرباء کو ان کے جائز حقوق سے محروم رکھنا چاہتے تھے اور اسلام خطرے میں ہے کا نعرہ لگا رہے تھے۔ ملک کی نوجوان نسل کی رائے عامہ نے انہیں ٹھکرا دیا ہے حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں ہرگز اسلام خطرے میں نہیں ہے البتہ دیگر مذاہب باطلہ ضرور خطرے میں ہیں کیونکہ وہ اسلام کے پیغام محبت واخوت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

حضور نے اپنی تقریر میں تحریک وقف جدید کے سال نو کے آغاز کا بھی اعلان فرمایا اور اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی احباب کو تحریک فرمائی۔

علم انعامی مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ

اس مبارک موقعہ پر حضور نے اپنے دست مبارک سے مجالس خدام الاحمدیہ اور مجالس انصار اللہ میں سے اوّل آنے والی مجالس کو علم انعامی بھی عطا فرمائے۔ پہلے مکرم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضور کی خدمت میں خدام الاحمدیہ کا علم انعامی اپنے دست مبارک سے عطا کرنے کی درخواست کی اور اس سلسلے میں بتایا کہ امسال اپنی کارگذاری کے لحاظ سے مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ اول رہی ہے اس لئے وہ علم انعامی کی مستحق ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور دوم اور مجلس خدام الاحمدیہ کراچی سوم رہی ہے چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک سے مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کو علم انعامی عطا فرمایا اور دوم اور سوم رہنے والی مجالس کو سندات خوشنودی عطا فرمائیں۔

مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ نے حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ امسال چونکہ مجلس انصار اللہ لاہور اپنی کارگذاری کے لحاظ سے اوّل رہی ہے اس لئے حضور اسے علم انعامی عطا فرمائیں۔ چنانچہ حضور نے مکرم زعیم صاحب اعلیٰ انصار اللہ لاہور کو اپنے دست مبارک سے علم انعامی عطا فرمایا۔ محترم خالد صاحب نے اس موقعہ پر یہ بھی بتایا کہ کارگذاری کے لحاظ سے امسال پہلی دس مجالس (باقی ص۸ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ بفضلہ تعالیٰ کل سے انفلوئنزا کی شدت میں کمی شروع ہو گئی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

حضور کی حرم محترمہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۵ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ احباب جماعت آپ کی صحت وعافیت اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹ دسمبر ۱۹۷۰ء کو بعد نماز ظہر وعصر مسجد مبارک میں عزیز شیخ منور احمد صاحب ایم اے ابن محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن کا نکاح عزیزہ نسیم اختر صاحبہ سلمہا بنت محترم چوہدری فتح محمد صاحب مرحوم گلبرگ لاہور کے ساتھ چھ ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت اس رشتہ کے دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

ربوہ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم چوہدری عبد الرشید صاحب شریف ایم۔ اے، پی سی ایس ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کو ۳ جنوری ۱۹۷۱ء بروز یک شنبہ فرزند عطا فرمایا۔ نومولود محترم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ گیمبیا کا پوتا اور محترم ڈاکٹر سعید احمد صاحب ایم بی بی ایس میڈیکل مشنری گیمبیا کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کی صحت وعافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالامال فرما کر اسے خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

ربوہ ۵ صلح۔ محترم ٹھیکیدار غلام رسول صاحب آجکل ضعف اور بے خوابی کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

درجہ سادسہ کے طلباء

درجہ سادسہ جامعہ احمدیہ کے طلباء مطلع رہیں کہ ۷ جنوری سے ان کا ایک ضروری پروگرام شروع ہو رہا ہے اس لئے اس درجہ کے تمام طلباء ۷ جنوری بروقت جامعہ میں حاضر ہو جائیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ صلح ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اپنی تقریر جو "نظام نو" کے نام سے شائع ہو چکی ہوئی ہے اور عربی انگریزی وغیرہ زبانوں میں بھی اس کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے اس تقریر کے آغاز ہی میں آپ نے وضاحت فرمائی ہے کہ "تحریک جدید" کس طرح اسلام کا ایک عظیم الشان مقصد پورا کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ کی رہنمائی سے شروع کی گئی اور کس طرح اس کے مضمرات بتدریج آپ پر واضح ہوئے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"وہ مضمون جسے میں بیان کرنا چاہتا تھا وہ یہ تھا کہ تحریک جدید کی خصوصیات ضمنی طور پر اور منفردانہ طور پر اب تک لوگوں کے سامنے بارہا لائی گئی ہیں مگر تحریک جدید کی اہمیت اجتماعی طور پر جماعت کے سامنے نہیں رکھی گئی۔ یا یوں کہہ لو کہ اس کی حقیقت کو میں خود بھی آہستہ آہستہ سمجھا جب میں نے اس کے متعلق پہلا خطبہ پڑھا۔ تو اس میں تحریک جدید کے متعلق جس قدر باتیں میں نے بیان کیں وہ سب اللہ تعالےٰ کی طرف سے بطور القاء میرے دل میں ڈالی گئی تھیں۔ اور جس طرح اللہ تعالےٰ میرے دل میں ڈالتا چلا گیا میں ان باتوں کو بیان کرتا چلا گیا۔ پس حق یہ ہے کہ تحریک جدید کی سب اغراض کو پہلے خود میں بھی نہیں سمجھا۔ اور اس کے کئی فوائد اور حکمتیں میری نظر سے اوجھل رہیں اسی وجہ سے تحریک جدید کی اجتماعی لحاظ سے اہمیت اب تک جماعت کے سامنے نہیں رکھی گئی یا ممکن ہے خدا تعالےٰ کا منشاء یہ ہو کہ جب اس مضمون کی ضرورت ہو۔ تب اس پر سے پردہ ہٹایا جائے بہرحال اس تحریک کا ایک عالمگیر اثر بھی ہے اور ضروری ہے کہ اس کو تفصیل سے بیان کیا جائے۔ کیونکہ اب تک اس مضمون کو بیان نہیں کیا گیا۔

میں جس مضمون کو اب بیان کرنے لگا ہوں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ تحریک جدید جس کا اجراء میری طرف سے ہوا یا صحیح لفظوں میں یوں کہہ لو کہ تحریک جدید جس کا اجراء منشائے الٰہی کے ماتحت ہوا اس میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک عظیم الشان اسلامی مقصد کو پورا کرنے اور روحانیت کی جڑوں کو مضبوط کرنے کا بیج رکھا گیا ہے۔"

(نظام نو صفحہ ۳)

آپ نے اس امر کی بھی وضاحت فرمائی ہے کہ "تحریک جدید" کس ماحول میں پیدا ہوئی یعنی اس وقت دنیا کے کیا حالات ہیں اور دنیا میں کیا کیا تغیرات ہو رہے ہیں اور ان تغیرات کا مقابلہ کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنی جماعت کی کس طرح رہنمائی فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"ضروری ہے کہ میں پہلے دنیا کی وہ حالت بیان کروں جس نے ہمیں اس نتیجہ پر پہنچنے پر مجبور کیا۔ اور بتاؤں کہ دنیا میں اس وقت کیا کیا تغیرات ہو رہے ہیں۔ ان تغیرات کا مستقبل پر کیا اثر پڑنے والا ہے اور ہماری جماعت اور دوسری مسلمان جماعتوں پر ان کا کیا اثر ہے۔ اور یہ کہ اگر وہ اثرات برے ہیں تو ہمیں ان سے کس طرح بچنا چاہیئے اور اگر اچھے ہیں تو کس حد تک ان کو قبول کرنا مناسب ہے۔

سب سے پہلے تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ دنیا میں ادنیٰ و اعلیٰ۔ محروم و بانصیب اور حاجتمند اور غنی میں جو امتیاز نظر آ رہا ہے اس کی وجہ سے دو تغیر پیدا ہو رہے ہیں ایک تغیر تو یہ پیدا ہو رہا ہے۔ کہ یہ امتیاز زیادہ نمایاں ہوتا جا رہا ہے اور دوسرا تغیر یہ پیدا ہو رہا ہے کہ اس تغیر کا احساس دنیا میں بڑھتا جا رہا ہے۔ پہلے بھی امیر ہوتے تھے۔ مگر پہلے امیروں اور آجکل کے امیروں میں بہت بڑا فرق ہے پہلے زمانہ کے جو امراء ہوتے تھے اور جن کی اولاد کا اب بھی کچھ بقیہ پہاڑی علاقوں میں پایا جاتا ہے ان کی یہ حالت تھی کہ ان کے پاس کثرت سے روپیہ اور غلہ اور دوسری جنسیں آتی تھیں اور وہ بھی کثرت کے ساتھ ان اشیاء کو لوگوں میں تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ . . . .

پس بیشک پہلے زمانہ میں بھی مالدار ہوتے تھے۔ مگر ان کا مال اس رنگ میں تقسیم ہوتا تھا۔ کہ لوگوں کو برا نہیں لگتا تھا۔ پھر اس زمانہ میں نوکر کا مفہوم بالکل اور تھا مگر آج کچھ اور ہے۔ اس زمانہ میں نوکر خاندان کا جزو سمجھے جاتے تھے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض قسم کے امتیازات اسوقت بھی پائے جاتے تھے مثلاً نوکر سے شادی کرنا یا اسے لڑکی دینا پسند نہیں کیا جاتا تھا۔ مگر پھر بھی وہ اس رنگ میں پاس رہتے کہ مثلاً مالک بھی فرش پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کا نوکر بھی ساتھ ہی بیٹھا ہوا ہے یا مالکہ بیٹھی ہے تو اس کے ساتھ اس کی لونڈی بھی بیٹھی ہے۔ مگر اب یہ ہوتا ہے کہ مالک تو کرسی پر بیٹھا ہوا ہوتا ہے۔ اور نوکر ہاتھ باندھے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ وہ چاہے تھک جائے اس کی مجال نہیں ہوتی کہ آقا کے سامنے بیٹھ جائے اسی طرح سواریوں کو لے لو۔ پہلے ان میں کچھ فرق نہیں ہوتا تھا۔ یہ تو ہو جاتا تھا کہ ایک کا گھوڑا زیادہ قیمت کا ہو گیا اور دوسرے کا کم قیمت کا۔ مگر آجکل تھرڈ کے مقابلہ میں فسٹ اور سیکنڈ کلاس کا جو فرق ہے وہ بہت زیادہ نمایاں ہے۔ اسی طرح مکانوں کی ساخت میں اتنا فرق پیدا ہو گیا ہے۔ کہ غرباء کے مکانوں اور امراء کے مکانوں میں زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے۔ فرنیچر کی اتنی قسمیں نکل آئی ہیں کہ کوئی غریب ان کو خرید ہی نہیں سکتا۔ جب تک امراء قالین بچھاتے رہے غرباء اس کے مقابلہ میں کوئی سستی سی قالین یا کپڑا ہی بچھا لیتے۔ مگر اب فرنیچر کی اتنی قسمیں ہو گئی ہیں کہ ادنیٰ سے ادنیٰ فرنیچر بھی غریب آدمی خرید نہیں سکتا۔ پہلے تو امیر لوگوں نے اگر قالین بنائے تو کشمیریوں نے گبھا بنا لیا مگر اب کوچ اور کرسیوں اور میزوں وغیرہ میں امراء کی نقل کرنا غرباء کی طاقت برداشت سے بالکل باہر ہے غرض بڑوں اور چھوٹوں میں یہ امتیاز اس قدر ترقی کر گیا ہے کہ اب یہ امتیاز آنکھوں میں چبھنے لگ گیا ہے۔"

(نظام نو ص ۷ و ص ۸)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وحی والہام کے متعلق اسلامی نظریہ

تقریر محترم مولٰنا ابوالعطاؑ صاحب فاضل برموقع جلسہ سالانہ ۱۳۵۰ش

جماعت احمدیہ کے ۷۹ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر مورخہ ۲۸ر دسمبر کے پہلے اجلاس میں محترم جناب مولٰنا ابوالعطاء صاحب فاضل نے جو تقریر مندرجہ بالا موضوع پر فرمائی اس کا مکمل متن افادہ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

وَمَا کان لبشر ان یکلمہ اللہ اِلّا وحیًا او من وراء حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ مایشاء انہ علی حکیم وکذلک اَوْحَیْنَا الیک روحًا من امرنا ماکنت تدری ما الکتاب ولا الایمان ولکن جعلناہ نوراً نہدی بہ من نشاء من عبادنا وانّک لتہدی الی صراط مستقیم

(الشوریٰ ع ۵)

ہ گوہرِ وحیٔ خدا کیوں توڑتا ہے ہوش کر
اک یہی دیں کے لئے جائے عز و افتخار
یہ وہ گل ہے جس کا ثانی باغ میں کوئی نہیں
یہ وہ خوشبو ہے کہ قرباں اس پہ ہو مشک تتار
یہ وہ ہے مفتاح جس سے آسماں کے در کھلیں
یہ وہ آئینہ ہے جس سے دیکھ لیں روئے نگار
بس یہی ہتھیار ہے جس سے ہماری فتح ہے
بس یہی اک قصر ہے جو عافیت کا ہے حصار
ہے خدا دانی کا آلہ بھی یہی اسلام میں
محض قصوں سے نہ ہو کوئی بشر طوفاں سے پار
ہے یہی وحیٔ خدا عرفانِ مولیٰ کا نشاں
جس کو یہ کامل ملے اس کو ملے وہ دوستدار
وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

اسلامی نظریہ کا ماخذ و منبع

حضرات! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے ذریعہ دین کو کامل کر دیا فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (المائدہ ع ۱) کہ میں نے آج تمہارا دین کامل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا ہے اور اسلام کو بطور دین تمہارے لئے ہمیشہ کے واسطے پسند کر لیا ہے۔ قرآن مجید کے متعلق اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون (الحجر ع ۱) کہ ہم نے ہی قرآن مجید کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں نیز اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے بارے میں فرماتا ہے ونزلنا علیک الکتاب تبیاناً لکل شیء وھدی ورحمۃ وبشری للمسلمین (النحل ع ۱۲) کہ یہ کتاب انسانوں کی سب ضرورتوں کا علاج بیان کرنے والی ہے۔ ایک اور جگہ قرآن پاک کو دیگر تمام سابقہ آسمانی کتابوں کی قائم رہنے والی صداقتوں کا جامع قرار دیا۔ فرمایا فیہا کتب قیّمۃ (البینۃ ع ۱) کہ ان قرآنی صحیفوں میں قائم رہنے والی سب تعلیمات موجود ہیں۔ اسی لئے قرآن مجید کو کتب سابقہ کا مصدق اور مھیمن ٹھہرایا گیا ہے اسے قولٌ فصلٌ کہا گیا ہے جس کے معنے ہیں الذی لا ینسخ جو کبھی منسوخ نہ ہوگا۔ (المفردات)

غرض قرآن مجید ایک قطعی اور یقینی کلام الٰہی ہے کامل شریعت ہے ہر قسم کے تغیر اور تبدیلی سے پاک ہے اس میں تمام دینی ضرورتوں کا حل موجود ہے پس اسلام اور اس کے جملہ نظریات کا منبع اور ماخذ قرآن مجید ہی ہے۔ امت مسلمہ کا بھی اس پر اتفاق ہے کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا قطعی اور یقینی کلام ہے۔ جو حدیث یا قول یا تعلیم قرآن مجید کے مخالف ہے وہ غلط اور ناقابل قبول ہے۔ دشمنانِ اسلام اور مستشرقین کا بھی اس پر اجماع ہے کہ موجودہ قرآن مجید حرف بحرف بعینہ وحی ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے سامنے پیش کیا اور مسلمانوں کو دیا اس میں کسی قسم کی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ مشہور مستشرق سر ولیم میور اپنی کتاب لائف آف محمد میں لکھتا ہے:۔

"There is otherwise every security, internal and external that we possess a text same as that which Mohammad himself gave forth and used."

(Life of Mohammad by Sir William Meur, page 561)

آج کی تقریر کا عنوان "وحی والہام کے متعلق اسلامی نظریہ" مقرر ہے اس سلسلہ میں جامع، بنیادی اور واضح ہدایت ہمیں قرآن مجید سے ہی حاصل ہو سکتی ہے وہی اسلامی نظریات کا سرچشمہ ہے اسی کے ذریعہ دین اسلام کو مکمل کیا گیا ہے پس موجودہ علماء یا عام لوگوں کے خیالات خواہ کچھ ہوں۔ مادی علوم کا رجحان خواہ کسی طرف ہو مگر سچے مسلمان کی نظر میں قرآن مجید کا بیان فرمودہ نظریہ ہی درست ہوگا اور اسی پر ہمارے ایمان کی اساس و بنیاد ہونی چاہیئے۔

وحی والہام کے سلسلہ میں بارہ سوال

اس موضوع پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے سامنے بارہ سوال ایسے ہیں کہ ان کے پورے طور پر حل ہونے سے ہی "وحی والہام کے متعلق اسلامی نظریہ" واضح طور پر ذہن نشین ہو سکتا ہے وہ سوالات یہ ہیں:۔

(۱) وحی والہام کیا چیز ہیں ان کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کیا ہے؟

(۲) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے کن طریقوں سے کلام کرتا ہے؟

(۳) کیا وحی والہام لفظوں میں بھی ہوتے ہیں؟

(۴) وحی والہام کا آغاز کب ہوا ہے؟

(۵) کیا وحی والہام کسی ایک قوم یا چند اقوام کے ساتھ مخصوص ہے؟

(۶) کیا وحی والہام کسی ایک خطۂ زمین یا چند علاقوں میں محدود ہے؟

(۷) کیا وحی والہام کسی ایک زبان یا چند زبانوں سے مخصوص ہے؟

(۸) سابقہ وحیوں کے مقابلہ پر قرآنی وحی کی امتیازی شان کیا ہے؟

(۹) وحی والہام کے فوائد و ثمرات کیا ہیں؟

(۱۰) کیا قرآن مجید کے بعد کسی قسم کی وحی کی ضرورت ہے؟

(۱۱) کیا گذشتہ تیرہ صدیوں میں امت محمدیہ میں کسی بزرگ نے وحی والہام کا دعویٰ کیا؟

(۱۲) قرآن پاک کی ظلّیت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی اور اس کا مرتبہ و مقام؟

وحی والہام کی لغوی تحقیق

لغت کے رو سے وحی اور الہام دو علیحدہ علیحدہ لفظ ہیں وحی کے متعدد معانی ہیں کتب لغت میں لکھا ہے:۔

(وحی یحی وحیًا) الی فلان: اَشَارَ الیہ۔ ارسل الیہ رسولاً۔ (الیہ او وحی الیہ کلامًا): کلّمہ سرًّا او کلّمہ بما یخفیہ عن غیرہ۔ اللہ فی قلبہ کذا: اَلْھمہ ایاہ۔ الکتاب: کتبہ۔ الذبیحۃ: ذبحھا بسرعۃ (وحی): اَسرع (اوحی ایحاءً) الی فلان: اشار واومأ۔ کلّمہ بکلام یخفیہ عن غیرہ بعثہ۔ اللہ الیہ بکذا: اَلْھمہ بہ۔ (الوحی) المکتوب والرسالۃ۔ کل ما القیتہ الی غیرک لیعلمہ ثم غلب فیما یلقیہ اللہ الی انبیائہ۔

(المنجد اور اقرب الموارد)

گویا وحی کے لغوی معنے ۱۔ اشارہ کرنا۔ ۲۔ پیغامبر بھیجنا۔ ۳۔ مخفی بات کرنا۔ ۴۔ دوسروں سے پوشیدہ بات کرنا۔ ۵۔ الہام الٰہی۔ ۶۔ تحریر کرنا۔ ۷۔ جلدی کرنا کے ہیں۔

اہل لغت کا یہ بھی قول ہے:

"ویقال للکلمۃ الالٰھیۃ التی تُلقی الی انبیائہ واولیائہ وحی"۔

(المفردات)

کہ غالب طور پر از روئے لغت لفظ وحی کا اطلاق اس کلام الٰہی پر ہوتا ہے جو نبیوں اور ولیوں پر نازل ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے کتب لغات کے مختلف حوالہ جات درج کرنے کے بعد بطور خلاصہ تحریر فرمایا ہے:

"ان حوالجات سے معلوم ہوتا ہے کہ وحی کے معنے (۱) کسی کام پر مبعوث کرنا (۲) دل میں بات ڈالنا (۳) اشارے سے بات سمجھانا (۴) کسی پیغامبر کی معرفت پیغام بھیجنا (۵) لکھنا (۶) دوسروں سے چھپا کر بات کرنا۔ (۷) حکم دینا کے ہیں۔" (تفسیر کبیر سورۃ الزلزال ص ۱۸۱۔ ۱۹۱)

لفظ الہام کے لغوی معنے کسی چیز کو یکدفعہ نگل جانے یا پی جانے کے ہیں۔ لھم الشیء: ابتلعہ بمرۃ۔ الماء: جرعہ اَلْھم الشیء: ابلعہ ایاہ۔ لیکن جب لفظ الہام اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے تو اس کے معنے وحی اور کلام نازل کرنے کے ہوتے ہیں۔ اَلْھم اللہ فلانا خیراً: اوحی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الیہ بہ ولقنہ ووفقہ لہ (المنجد) کہ الہام کے معنے وحی کرنے، تلقین کرنے اور توفیق دینے کے ہیں ۔۔۔ منتہی الادب میں لکھا ہے کہ اوحی اللہ کے معنے ہیں خدا تعالیٰ نے اس کی طرف فرشتہ بھیجا اور اس پر الہام کیا۔ لسان العرب والے کہتے ہیں کہ وضع کے لحاظ سے وحی کا لفظ عام تھا مگر ثم قصد الوحی للالہام۔ ہوتے ہوتے وحی کے معنے الہام کے ہوگئے (لسان العرب جلد ۲۰ صفحہ ۲۵۸) تاج العروس میں ابواسحاق لغوی کا قول ہے کہ وحی کے اصل معنے مخفی طور پر کسی بات کے بتانے کے ہیں اسی وجہ سے الہام بھی وحی کہتے ہیں (تاج العروس جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۵) صاحب النہایۃ کہتے ہیں کہ الہام کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کے دل میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی تحریک کرے اور یہ اقسام وحی میں سے ایک قسم ہے (نہایہ ابن الاثیر جلد ۴ صفحہ ۷۶)

اس مختصر لغوی تحقیق سے واضح ہے کہ وحی اور الہام بالعموم اللہ تعالیٰ کے کلام کا نام ہے۔ اسے وحی اور الہام اس لئے قرار دیا گیا کہ وہ انسان کے دل پر نازل ہوتا ہے جلدی اور جلال سے نازل ہوتا ہے دوسرے لوگوں کو اس کا پتہ نہیں ہوتا۔

وحی والہام کی اصطلاحی تعریف

امت محمدیہ میں وحی اور الہام کی اصطلاح میں بعض لوگوں نے فرق کیا ہے وہ نبیوں پر اترنے والے کلام کو وحی قرار دیتے ہیں اور غیر نبیوں پر اترنے والے کلام الٰہی کو الہام کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ مگر قرآن مجید سے یہ فرق ثابت نہیں ۔۔۔ حضرت شاہ اسمٰعیل شہید لکھتے ہیں:-

" الہام وہی ہے جو انبیاء علیہم السلام سے ثابت ہے اور اس کو وحی کہتے ہیں اور اگر ان کے بغیر کسی اور سے ثابت ہے تو اسے تحدیث کہتے ہیں اور کہیں کتاب اللہ میں مطلق الہام کو وحی کہا گیا ہے خواہ انبیاء سے ثابت ہو خواہ اولیاء سے۔"

(منصب امامت اردو ترجمہ صفحہ ۷۲)

قرون وسطی میں مسلمان صوفیاء نے انبیاء پر اترنے والی وحی کے اعزاز کے پیش نظر عام استعمال میں یہ فرق کیا ہے کہ نبیوں کے علاوہ دوسروں پر اترنے والی وحی کو وہ الہام کہتے تھے۔ لیکن امت کی اکثریت نے قرآنی استعمال کو ترجیح دیتے ہوئے وحی اور الہام کو مترادف قرار دیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام الحکم العدل تحریر فرماتے ہیں:-

" سواد اعظم علماء کا الہام کو وحی کا مترادف قرار دینے میں متفق ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کو استعمال کیا ہے۔"

(براہین احمدیہ طبع اول صفحہ ۲۲۱ حاشیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے وضاحت کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ:-

" الہام اور وحی دونوں ایک ہی چیز ہیں اور ان میں کسی قسم کا فرق نہیں۔ یہ صرف صوفیاء کی اصطلاح تھی کہ انہوں نے اس کلام کو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر نازل ہوتا تھا الہام کہنا شروع کر دیا تاکہ لوگ کسی فتنہ میں نہ پڑیں ورنہ الہام اور وحی میں کوئی فرق نہیں۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الزلزال صفحہ ۴۳)

پس قرآنی اصطلاح کے مطابق وحی کا لفظ عام ہے نبیوں پر اترنے والے کلام الٰہی کو بھی وحی قرار دیا جائے گا اور اولیاء و صلحاء پر اترنے والے کلام الٰہی کو بھی وحی کہا جائے گا۔ قرآن مجید میں ستر جگہ لفظ وحی استعمال ہوا ہے جہاں جہاں بھی انسانوں کے لئے اس کا اطلاق ہوا ہے اس میں عمومیت ہے یعنی نبیوں کے لئے بھی لفظ وحی بولا گیا ہے اور اولیا و صلحاً مثلاً حواریوں اور ام موسیٰ کے لئے بھی لفظ وحی کا اطلاق ہوا ہے۔ الہام اپنی لغوی وسعت کے ماتحت وحی کا مترادف ہے۔ استعمال میں دونوں ہم معنی ہوتے ہیں اور یہی صحیح استعمال ہے۔

اللہ تعالیٰ کے کلام کرنے کے طریقے

وحی اور الہام کی لغوی اور اصطلاحی تعریف سے واضح ہوگیا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے کلام کا نام ہے۔ اس اظہار کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندے پر ہوتا ہے اب ہمارے سامنے دوسرا سوال آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کن طریقوں سے اپنے بندوں سے کلام فرماتا ہے؟ سو یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نہایت واضح طور پر اس سوال کا جواب دیدیا ہے فرماتا ہے۔

وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیاً او من وراء حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ مایشاء انہ علی حکیم (الشوری ع ۵)

کہ انسان اللہ تعالیٰ سے تین طور پر شرف مکالمہ و مخاطبہ حاصل کر سکتا ہے۔ اول۔ براہ راست وحی کے ذریعہ۔ دوم براہ راست مگر لفظوں کی بجائے پس پردہ طور پر مثلاً کشفی نظارہ یا خواب کے ذریعہ۔ سوم۔ بالواسطہ وحی کے ذریعہ کہ اللہ تعالیٰ کا فرستادہ فرشتہ اس کے اذن سے وحی کرے۔

قرآن مجید میں کلام الٰہی کے ان ہر سہ طریقوں کی تفصیل اور عملی تطبیق بھی مذکور ہے۔ متعدد مقامات میں رؤیا اور مناموں کا تذکرہ ہے انبیاء علیہم السلام کی بعض خوابیں بھی بیان ہوئی ہیں اور دوسرے لوگوں کی بعض خوابوں کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے اور بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم، غیب کی خبریں اور ظاہر ہونے والی حقیقتوں کو کس طرح پردوں میں، من وراء حجاب کے طور پر بیان کیا جاتا ہے پھر وحی الٰہی کی ہر دو قسموں براہ راست اور بالواسطہ کا تذکرہ بھی مختلف آیات کریمہ میں کیا گیا ہے یہ اقسام وحی بھی نبیوں اور اولیاء کو حاصل ہوتے رہے ہیں قرآن مجید نے بڑی صراحت سے اور واضح لفظوں میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں سے کلام کرنے کے تینوں طریقوں کا بڑی تفصیل سے قرآن مجید میں تذکرہ موجود ہے اس وحی کے آگے بہت سی شکلیں ہیں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تفسیر کبیر سورہ الزلزال میں تیئیس ۲۳ صورتیں بیان فرمائی ہیں تاہم بنیادی اور اصولی طریقے مکالمہ الٰہیہ کے یہی تین ہیں جنہیں سورہ الشوریٰ میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔

الہام کی پانچ کیفیات

ظاہر ہے کہ وحی والہام ایک مخفی کیفیت ہے اسے اعلیٰ درجہ کے صاحب تجربہ ہی بیان کر سکتے ہیں سید ولد آدم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ کیف یأتیک الوحی کہ آپ کے پاس وحی آنے کی کیا کیفیت ہوتی ہے؟ حضور نے فرمایا کہ گھنٹی کی مسلسل آواز کی کیفیت ہوتی ہے گاہے فرشتہ متمثل ہو کر کلام الٰہی سناتا ہے۔ (صحیح البخاری)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عام الہام کے بارے میں مندرجہ ذیل پانچ صورتیں تحریر فرمائی ہیں:-

" صورت اول الہام کی منجملہ ان کئی صورتوں کے جن پر خدا نے مجھ کو اطلاع دی ہے یہ ہے کہ جب خداوند تعالیٰ کوئی امر غیبی اپنے بندہ پر ظاہر کرنا چاہتا ہے تو کبھی نرمی سے اور کبھی سختی سے بعض کلمات زبان پر کچھ تھوڑی غنودگی کی حالت میں جاری کر دیتا ہے اور جو کلمات سختی اور گرانی سے جاری ہوتے ہیں۔ وہ ایسی پُر شدت اور عنیف صورت میں زبان پر وارد ہوتے ہیں جیسے گڑے یعنی اولے یکبارگی ایک سخت زمین پر گرتے ہیں۔ یا جیسے تیز اور پُرزور رفتار میں گھوڑے کا سم زمین پر پڑتا ہے۔ اس الہام میں ایک عجیب سرعت اور شدت اور ہیبت ہوتی ہے۔"

(براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۲۲۳-۲۲۴)

" صورت دوم الہام کی جس کا میں باعتبار کثرت عجائبات کے کامل الہام نام رکھتا ہوں یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ بندہ کو کسی امر غیبی پر بعد دعا اس بندہ کے یا خود بخود مطلع کرنا چاہتا ہے تو یکدفعہ ایک بے ہوشی اور ربودگی اس پر طاری کر دیتا ہے جس سے وہ بالکل اپنی ہستی سے کھویا جاتا ہے اور ایسا اس بیخودی اور ربودگی اور بیہوشی میں ڈوبتا ہے جیسے کوئی پانی میں غوطہ مارتا ہے اور نیچے پانی کے چلا جاتا ہے۔ غرض جب بندہ اس حالت ربودگی سے جو غوطہ سے بہت ہی مشابہ ہے باہر آتا ہے تو اپنے اندر میں کچھ ایسا مشاہدہ کرتا ہے۔ جیسے ایک گونج پڑی ہوئی ہوتی ہے اور جب وہ گونج کچھ فرو ہوتی ہے تو ناگہاں اس کو اپنے اندر سے ایک موزوں اور لطیف اور لذیذ کلام محسوس ہو جاتی ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۳۶ حاشیہ در حاشیہ)

" صورت سوم الہام کی یہ ہے کہ نرم اور آہستہ طور پر انسان کے قلب پر القا ہوتا ہے یعنی یک مرتبہ دل میں کوئی کلمہ گذر جاتا ہے جس میں وہ عجائبات بہ تمام و کمال نہیں ہوتے کہ دوسری صورت میں بیان کئے گئے ہیں۔ بلکہ اس میں ربودگی اور غنودگی بھی شرط نہیں بسا اوقات عین بیداری میں ہو جاتا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ گویا غیب سے کسی نے وہ کلمہ دل میں پھونک دیا ہے یا پھینک دیا ہے۔ انسان کسی قدر بیداری میں ایک استغراق اور محویت کی حالت میں ہوتا ہے۔ اور کبھی بالکل بیدار ہوتا ہے کہ یک دفعہ دیکھتا ہے کہ ایک نووارد کلام اس کے سینہ میں داخل ہے یا کبھی ایسا ہوتا ہے کہ معاً وہ کلام دل میں داخل ہوتے ہی اپنی پُر زور روشنی ظاہر کر دیتا ہے اور انسان متنبہ ہو جاتا ہے۔ کہ خدا کی طرف سے یہ القا ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۷ حاشیہ در حاشیہ)

" صورت چہارم الہام کی یہ ہے کہ رؤیا صادقہ میں کوئی امر خدا تعالیٰ کی طرف سے منکشف ہو جاتا ہے یا کبھی کوئی فرشتہ انسان کی صورت میں متشکل ہو کر کوئی غیبی بات بتلاتا ہے یا کوئی تحریر کاغذ پر یا پتھر وغیرہ پر منقوش ہو جاتی ہے جس سے کچھ اسرار غیبیہ ظاہر ہوتے ہیں۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۸ حاشیہ در حاشیہ)

(باقی)

درخواست دعا: خاکسار کی اہلیہ صاحبہ عرصہ ۱۳/۱۲ ماہ سے بعارضہ ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف کے باعث بیمار ہیں احباب کامل صحت کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ محمد رشید محلہ دار النصر ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

اہم دینی موضوعات پر ایمان افروز تقاریر

مرتبہ محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ بنت قریشی فضل حق صاحب ربوہ

خواتین جماعت احمدیہ کا نہایت مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ ذکر الٰہی اور روحانیت سے معمور فضا میں اپنی روایتی شان کے ساتھ تین دن جاری رہ کر ۲۸ دسمبر ۱۹۷۰ء کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگیا پروگرام کی مختصر روداد ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ جلسہ گاہ حسب معمول لجنہ اماء اللہ کے وسیع گھاس کے میدان میں تیار کی گئی تھی۔

اجلاس اوّل

۲۶ فتح (دسمبر) بروز ہفتہ

جلسہ سالانہ کا آغاز حسب پروگرام ۲۶ فتح بوقت سوا دس بجے تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ نظم کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ اور لمبی اور پرسوز اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد محترم میر محمود احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ اور محترم مولوی عبدالمالک خان صاحب فاضل نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے علی الترتیب "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم" اور "احمدیت اسلام کی نشاۃ ثانیہ" کے موضوع پر تقاریر فرمائیں اجلاس اوّل کا یہ تمام پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے سنا گیا۔

اجلاس دوم

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد دوسرا اجلاس ٹھیک دو بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ نظم کے بعد محترم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ کی تقریر بعنوان "سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم" مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی۔

تین بجے بعد دوپہر خواتین کے جلسہ کی کارروائی کا آغاز حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ بیگم مرزا عزیز احمد صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ نظم کے بعد محترمہ رشیدہ درد صاحبہ ایم اے نے "تربیت اولاد میں ماں کا کردار" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے مستورات کو بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا کہ ان کی تربیت کا مسئلہ نہایت اہم اور ضروری مسئلہ ہے اور جب تک ان کی صحیح تربیت نہ کی جائے اور بچپن میں ہی ان میں یہ احساس بیدار نہ کیا جائے کہ وہ احمدی بچے ہیں اس وقت تک جماعتی ترقی کی رفتار تیز نہیں کی جاسکتی آج سماج میں جو بے قاعدگیاں نظر آرہی ہیں ان کا باعث وہ مائیں ہیں جو بچے کی صحیح تربیت نہ کرسکیں۔

پھر آپ نے "الجنۃ تحت اقدام امہاتکم" کی وہ لطیف تشریح جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائی ہے۔ مستورات کے گوش گذار کی آپ نے بیان فرمایا تھا کہ ماؤں کو یہ سن کر ہی خوش نہیں ہونا چاہیئے کہ جنت ان کے قدموں کے نیچے ہے۔ بلکہ اس سے ماؤں پر اولاد کی تربیت کے سلسلہ میں ایک بہت بڑی ذمہ داری عاید ہوتی ہے اس کی رو سے انہیں اپنے آپ کو اس کا اہل بنانا اور پھر یہ ثابت کرنا ہوگا کہ ہم اس قابل ہیں کہ ہماری تربیت سے ہماری اولاد مومن بن سکے۔

آج عورتوں کے لئے سب سے بڑا جہاد اولاد کی تربیت ہے۔ اور تربیت اولاد صرف اس کا نام نہیں کہ بچوں کو یہ کہا جائے کہ یہ کرو وہ نہ کرو۔ بلکہ تربیت نام ہے اس صحیح نمونہ کا جو ہم اپنی اولاد کے سامنے خود پیش کرتی ہیں۔ پھر آپ نے مستورات کو بچوں کو سنوارنے سے قبل خود اپنی اصلاح کرنے۔ اپنے نفس کا محاسبہ کرنے اور اپنی زندگی کو قرآن کریم کے مطابق ڈھالنے اپنے بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم سے واقف کروانے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کرنے کی تلقین کی۔ اور اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ تربیت اولاد کو مدنظر رکھتے ہوئے لجنہ اطفال۔ خدام کے تحت ہونے والے امتحانات کا پاس کرنا بھی لازمی اور ضروری ہے اور یہ کہ مروجہ تعلیم سے قبل اپنے بچوں کو دینی تعلیم بنیادی طور پر دلائیں

اپنی تقریر کے اختتام میں انہوں نے مستورات کو اپنے بچوں کے لئے دعائیں کرنے اور اس پر مداومت اختیار کرنے کی بھی تلقین کی۔

نظم کے بعد ۵-۳ پر حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے مستورات سے ایک ایمان افروز خطاب فرمایا۔

آپ نے حاضرین جلسہ کو اللہ تعالیٰ کے احسان کا شکریہ ادا کرنے۔ جلسہ کی برکات سے فیضیاب ہونے اور ذکر الٰہی میں وقت گذارنے کی تلقین فرمائی۔

پھر آپ نے تمام بہنوں کو "تاریخ لجنہ اماء اللہ" کی پہلی جلد جو ۱۹۲۲ء سے ستمبر ۱۹۴۷ء تک کے حالات پر مشتمل ہے کے شائع ہونے پر مبارکباد دی۔ اور اس کے خریدنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ یہ ایک نایاب اور قیمتی ذخیرہ ہے جو اپنی بچیوں کی تربیت کے لئے ہر ماں کو اپنے گھر میں رکھنا ضروری ہے۔

پھر آپ نے سائنس بلاک کے چندہ کی تحریک فرمائی اور فرمایا کہ ابھی تک ۳۰ ہزار روپے چندہ جمع ہوا ہے اور ۳۹ ہزار کی رقم باقی ہے۔ آپ نے صاحب حیثیت خواتین سے درخواست کی کہ وہ ۱۰۰/۳۰۰ روپے چندہ دیں۔ تاکہ یہ رقم بھی جلد پوری ہو جائے

اسی طرح آپ نے تحریک خاص لجنہ اماء اللہ کے چندہ کی ادائیگی اور مختلف کتب کے خریدنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔

آپ نے اپنی تقریر میں تقویٰ کے مفہوم پر نہایت سادہ اور آسان فہم زبان میں روشنی ڈالی۔

آپ نے فرمایا۔ تقویٰ عربی لفظ ہے۔ جس کے معنے بچنے اور پرہیز کرنے کے ہیں یعنی شرعی لحاظ سے اس کے معنے یہ ہوں گے کہ ہر قدم پر انسان پہلے یہ دیکھ اور سوچ لے کہ اس کا قدم اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف تو نہیں گویا تقویٰ پر قائم ہونا نیکی نہیں بلکہ حصول نیکی کے لئے پہلا زینہ ہے۔

آپ نے سلسلہ خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تقاریر اور تحریروں میں تقویٰ پر بہت زور فرمایا ہے اور بار بار اس کے متعلق جماعت کو نصیحت فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقوے کی ضرورت ہے خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اسکے سلسلہ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رو بہ دنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پا دیں۔

آپ جانتے ہیں کہ اگر کوئی بیمار ہو جائے خواہ اس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی اگر اس بیماری کے لئے دعا نہ کی جائے اور علاج کے لئے دکھ نہ اٹھایا جائے بیمار اچھا نہیں ہو سکتا۔ ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کل منہ کو کالا نہ کر دے اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے۔ صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کار کل منہ کو سیاہ کر دیتا ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت حمزہؓ

حضرت عبدالمطلب کے پوتے حضرت حمزہؓ غیر معمولی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ جسمانی لحاظ سے قدرت نے انہیں قوت و لیاقت میں سے وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔ وہ زمانہ جاہلیت میں عرب کے چیدہ چیدہ نامور پہلوانوں میں سے ایک تھے۔ آپ کو بچپن سے ہی کشتی لڑنے، تلوار چلانے، تیر اندازی، نیزہ بازی اور شکار کا بے حد شوق تھا۔ آپ نے ایام جوانی عموماً بے فکری اور عیش و تنعم میں گزارے مگر آپ کی جستجو یانہ طبیعت اور مہماتی افتاد طبع آپ کو ہر وقت کسی نہ کسی کام پر ابھارے رکھتی تھی۔

آپ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا ہونے کے سبب آپؐ سے بہت زیادہ محبت رکھتے تھے لیکن اس محبت کے باوجود آپ نے شروع شروع میں اسلام قبول نہ کیا آپ کے ایمان لانے کا واقعہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک دفعہ ابوجہل نے بہت برے کلمات کہے مگر پیغمبر اسلام خاموش رہے۔ جناب حمزہؓ اس شام کو شکار سے واپس آئے تو ان کی لونڈی نے انہیں بتایا کہ ابوجہل نے آج محمدؐ کے حق میں ایسی باتیں کہی ہیں۔ آپ کا خون کھولنے لگا اور اسی وقت اپنے ہتھیاروں سمیت خانہ کعبہ پہنچے جہاں ابوجہل دوسرے سرداروں کے ساتھ بیٹھا تھا آپ نے جاتے ہی اس کے سر پر کمان دے ماری اور اسے ایسی سنائیں جیسی کہ اس نے آپ کے یتیم بھتیجے کو سنائی تھیں اہل مجلس آپ کی طرف بڑھے مگر ابوجہل نے یہ کہہ کر انہیں منع کر دیا کہ قصور میرا ہی تھا کہ میں نے پہل کی تھی۔

حضرت حمزہؓ وہاں سے سیدھے نبی علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور کہا بھتیجے خوش ہو میں نے تیرا بدلہ لے لیا ہے۔ مگر وہاں تو بات ہی کچھ اور تھی۔ آپ نے پرسکون تبسم کے ساتھ فرمایا "چچا جان میں ایسی باتوں سے خوش نہیں ہوا کرتا مجھے تو خوشی تب ہے کہ آپ سچے دین کو قبول فرمالیں اور دنیا و آخرت میں نجات پا جائیں" اللہ کے اس بندے نے اسی وقت کلمہ شہادت پڑھا اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے اس وقت تک کل مسلمان چالیس سے کم تھے آپ کے قبول اسلام سے مسلمانوں کو بہت تقویت ملی اور سب نے خوشیاں منائیں دوسری طرف قریش نے بہت دانت پیسے اور ظلم تشدد کو حتی الوسع سخت کر دیا حضرت عمرؓ آپ کے قبول اسلام سے تین دن بعد حلقہ بگوش اسلام ہوئے حضرت عمرؓ جب قبول اسلام کے لئے نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ اپنے بیشتر صحابہ کے ساتھ حضرت زید بن ارقم کے گھر تشریف رکھتے تھے کفار کے خوف اور دہشت کی وجہ سے دروازہ بند کر رکھا تھا۔ اچانک باہر سے دروازہ پر دستک ہوئی جب ایک صحابی نے جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ عمر کھڑے ہیں۔ واپس آ کر اس صورت حالات سے سب کو مطلع کیا صحابہ کے دل دھک دھک کر رہے تھے کہ باہر چیتے کا جگر اور شیر کا دل رکھنے والا عمر ننگی تلوار لئے کھڑا ہے خدا خیر کرے۔ حضرت حمزہ نے اسی وقت کہہ دیا کہ دروازہ کھول دو اگر عمر نیک ارادہ سے آیا ہے تو بہتر۔ ورنہ اسی کی تلوار سے اس کا سر قلم کر دیا جائے گا۔ چنانچہ دروازہ کھولا گیا اور عمر بے ساختہ کلمہ شہادت پڑھ کر غلامان محمدی میں داخل ہو گئے۔

ان دونوں حضرات کے قبول اسلام سے دین حق کو اس قدر تقویت پہنچی کہ پہلی مرتبہ مسلمان خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے کے لئے دو صفوں کی صورت میں اللہ کے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ ایک صف کے آگے حضرت حمزہؓ تھے اور دوسری کے قائد حضرت عمرؓ اس دن کفار اپنے آپ کو ایک طرح سے بے بس محسوس کرتے تھے۔

جناب حمزہؓ نے بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق اپنے پیارے وطن سے ہجرت کی دوسرے مظلوم مسلمانوں کی طرح آپ نے بھی اپنا سب کچھ اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں لگا دیا۔ حضرت حمزہؓ ان خوش قسمت لوگوں میں سے تھے جن کی خود خالق کائنات نے تعریف فرمائی ہے اور فرمایا ہے۔

والذین ھاجروا فی سبیل اللہ ثم قتلوا او ماتوا لیرزقنھم اللہ رزقا حسنا۔ فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا

جنگ بدر کے موقع پر قریش کے ایک تنو مند نوجوان اسود نے قسم کھائی کہ مسلمانوں کے حوض سے پانی پیوں گا۔ مگر جناب حمزہؓ نے اسے قتل کر دیا۔ جنگ بدر میں یہ پہلا قتل تھا جب لڑائی شروع ہوئی تو کفار کی طرف سے مشہور سردار عتبہ اس کا بھائی شیبہ اور بیٹا ولید میدان میں نکلے اور مقابلے کے لئے اپنے حریفوں کو پکارا۔ بنی انصار کے مسلمان ان کے مقابلہ کے لئے نکلے۔ مگر انہوں نے اپنے ہم قوم قریشیوں سے لڑنے کو کہا۔ چنانچہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ خاندان عبدالمطلب میں سے حمزہ بن عبدالمطلب اور ابوعبیدہ بن حارث ان کا مقابلہ کریں حضرت حمزہ نے عتبہ کو پہلے ہی وار میں واصل جہنم کر دیا۔ جب عام جنگ شروع ہوئی تو حضرت حمزہؓ نے دشمنان اسلام پر اس قدر زور شور سے حملے کئے کہ ان کی صفیں الٹ کر رکھ دیں۔ آخر مسلمانوں کو فتح ہوئی۔

جنگ احد کے دوران جب آپ محو قتال تھے جبیر بن مطعم کے غلام وحشی نے موقع پا کر پیچھے سے آپ پر حملہ کر دیا اور نیزہ ایسا پھینکا کہ آپ کا کام تمام کر گیا۔ آپ نے اللہ اکبر کہا اور اپنی جان جان آفرین کے حوالے کر دی انا للہ وانا الیہ راجعون

شجاعت و مردانگی کی وجہ سے ہی آپ کو اسد اللہ و رسولہ کا معزز خطاب حاصل ہوا تھا۔ لہٰذا جب آپ نے جام شہادت نوش فرمایا تو کفار نے بہت خوشیاں منائیں اور مشرکوں میں اس کا اظہار کیا۔ آپ کی مبارک لاش کی بے حرمتی کی گئی اور ہندہ نے آپ کے جگر کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے چبا ڈالے، اسی لئے اس کو آج بھی تاریخ "ہندہ جگر خوار" کے نام سے یاد کرتی ہے۔ آپ کے کان ناک اور دوسرے اعضاء کو کاٹ کر ہندہ نے ہار پرویا اور گلے میں ڈال لیا پھر ایک ٹیلہ کے اوپر جا کر اس نے خوشی سے اشعار گائے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہؓ کی شہادت کی خبر سنی تو بہت ہی غمزدہ ہوئے اور جب نعش مبارک کو دیکھا تو غم و اندوہ کی انتہا نہ رہی آپ نے دردناک لہجہ میں فرمایا "چچا میرے چچا!" تمام صحابہؓ پر سناٹا چھایا ہوا تھا اور سب کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کی قسم اگر مجھے اپنی پھوپھی صفیہ کے دل ٹوٹنے اور اپنے بعد ایک مستقل رواج پڑنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں حمزہ کی لاش کو یونہی چھوڑ دیتا تا قیامت کے دن چڑیوں کے گھونسلوں اور پرندوں کے پیٹوں سے ان کا حشر نشر ہوتا۔ پھر آپ نے چچا کی لاش کو مخاطب ہو کر کہا "چچا! تمہاری شہادت سے بڑی کوئی مصیبت مجھ پر نہ پڑے گی۔ آج سے زیادہ صدمہ مجھے کبھی نہیں ہوا۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی پھوپھی اور حضرت حمزہؓ کی حقیقی بہن تھیں۔ نے انتہائی صبر کا نمونہ دکھایا اور اپنے بھائی کی لاش دیکھ کر سوائے انا للہ پڑھنے کے ایک لفظ تک زبان سے نہ نکالا۔ ہاں آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑیاں لگ گئی تھیں۔

کئی دن تک مدینہ میں جناب حمزہؓ کی شہادت کا غم منایا جاتا رہا۔ مگر وہ ایسے طریقہ سے نہیں تھا جس کی اسلام اجازت نہ دیتا ہو۔ یہ غم محض دلوں میں ہی ایک چبھن کا نام تھا نہ یہ کہ بین کئے جاتے تھے اور پھر یہ چبھن بھی اس لئے تھی کہ اللہ کا وہ سرفروش اور جان باز مجاہد جس کی شمشیر بے نیام منکرین حق کی شہ رگ کاٹا کرتی تھی وہ وہیں میدان جنگ میں رہ گیا تھا اور آئندہ کبھی امید نہ تھی کہ اس کے معجزہ نما ہاتھ تلوار اٹھائیں گے

ماخوذ

اعلان نکاح

سید سلامت علی شاہ صاحب ابن سید معصوم علی شاہ صاحب ساکن علی پور ضلع مظفر گڑھ کا نکاح عزیزہ طاہرہ صاحبہ بنت پیر سید عبدالرحیم شاہ صاحب ساکن ملیسی ضلع ملتان سے اڑھائی ہزار روپیہ مہر پر پیر عبدالرحیم شاہ صاحب صدر جماعت احمدیہ ملیسی ضلع ملتان نے مسجد دارالصدر غربی ربوہ میں ۲۷ دسمبر ۱۹۷۰ء کو پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ طرفین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور اچھے نتائج برآمد ہوں۔

(سید معصوم علی شاہ)

دعائے نعم البدل

مکرم محمد یونس صاحب بھٹی سیکرٹری مال حلقہ طارق آباد عبداللہ پور کا چھوٹا لڑکا چند دن بعارضہ نمونیہ بیمار رہ کر ۲ دسمبر ۱۹۷۰ء کو فوت ہوگیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالے انہیں صبر جمیل کی توفیق دے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین۔

بشیر احمد سنوری لائل پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے نادار مریضاں

فضل عمر ہسپتال ربوہ

۶ نومبر تا ۱۵ دسمبر سنہ ۱۹۷۰ء

(۲)

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی برکتوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

دس روپیہ سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے ہیں لیکن قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۳۹	عبداللطیف صاحب جمال پور دریا خاں مری	۲۰ روپے
۴۰	میاں نذیر احمد صاحب انجنیئر گڑھی شاہو لاہور	۱۰ روپے
۴۱	وکالت مال ثانی تحریک جدید ربوہ	۱۰۰ روپے
۴۲	محمد عطا ربی صاحب ڈھاکہ	۱۰ روپے
۴۳	سیکرٹری صاحب مال از جماعت احمدیہ مردان	۶۹ روپے
۴۴	میجر سید سعید احمد صاحب ملتان	۲۰ روپے
۴۵	سیکرٹری صاحب مال از جماعت احمدیہ حیدر آباد	۱۲۹ روپے
۴۶	چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ملتان	۱۰ روپے
۴۷	محمد شریف صاحب چغتائی کراچی	۱۰ روپے
۴۸	محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالمجید صاحب سیالکوٹ	۲۰۰ روپے
۴۹	ملک غلام نبی صاحب ڈسکہ	۲۰ روپے
۵۰	چوہدری محمد عبداللہ صاحب ڈنڈ پور ضلع شیخوپورہ	۱۰ روپے
۵۱	بیگم مرزا محمد حسین صاحب کراچی	۱۰ روپے
۵۲	شاہدہ ماجد صاحبہ 〃	۱۰ روپے
۵۳	نصیرہ صاحبہ 〃	۱۱ روپے
۵۴	امینہ عنایت صاحبہ 〃	۱۲ روپے
۵۵	بیگم فاروقی صاحبہ 〃	۱۵ روپے
۵۶	محمود احمد صاحب ٹھیکیدار 〃	۱۰ روپے
۵۷	ڈاکٹر رحمت رحیم صاحب 〃	۱۵ روپے
۵۸	سنجیدہ بیگم صاحبہ 〃	۲۵ روپے
۵۹	عطاء حسین شاہ صاحب سیکرٹری مال از احباب لائل پور	۶۵/۷۵ روپے
۶۰	میجر حمید احمد کلیم نواز آباد فارم سندھ	۲۰ روپے
۶۱	چوہدری اسعد محمود صاحب گوندل گوجرانوالہ	۱۰ روپے
۶۲	چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ	۲۴ روپے
۶۳	امۃ العلیم صاحب گوجرانوالہ	۱۰ روپے
۶۴	عبدالمومن خان صاحب گوجرانوالہ	۱۰ روپے
۶۵	بشریٰ محمود صاحبہ گوجرانوالہ	۱۰ روپے
۶۶	حفیظ احمد صاحب کھوکھر گوجرانوالہ	۲۰ روپے
۶۷	کیپٹن ڈاکٹر طاہر احمد صاحب گوجرانوالہ	۱۰ روپے
۶۸	منشی سلطان احمد صاحب دھاردلبرا ضلع سیالکوٹ	۳۰ روپے
۶۹	اہلیہ ملک نصر اللہ خان صاحب لیلہ گنبد لاہور	۱۰ روپے
۷۰	امۃ الباسط فاروقی صاحبہ شالامار ٹاؤن لاہور	۱۰ روپے
۷۱	حکیم مرغوب اللہ صاحب سیکرٹری مال از احباب جماعت احمدیہ شیخوپورہ	۲۰ روپے
۷۲	منشی محمد صاحب سیکرٹری مال گوٹھ شیر محمد خان نواب شاہ	۱۲ روپے
۷۳	ملک ممتاز احمد صاحب بھکر	۵۰ روپے

(باقی)

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ کی روئداد

(بقیہ صفحہ ۵)

تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جسے شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں

پھر آپ نے تقویٰ کے حصول کے مندرجہ ذیل ذرائع بیان فرمائے:

اول: اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کرنا

دوم: قرآن مجید پڑھنے اور عمل کرنے کے نتیجہ میں تقویٰ کا پیدا ہونا

سوم: آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت آپ کے اسوۂ حسنہ اور ارشادات پر چلنا ہے۔

آخر میں آپ نے سورۃ البقرہ کی آیات هُدًى لِلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ سے متقین کی علامات بیان فرمائیں۔

پھر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۲۳۳ کا یہ اقتباس پڑھکر اپنی تقریر کو ختم کیا۔

”یاد رکھو حقائق اور معارف کے دروازوں کے کھلنے کے لئے ضرورت ہے تقویٰ کی۔ اس لئے تقویٰ اختیار کرو کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ اور میں گن نہیں سکتا کہ یہ الہام مجھے کتنی مرتبہ ہوا ہے بہت ہی کثرت سے ہوا۔ فتح چاہتے ہو تو متقی بنو۔ اگر ہم نری باتیں ہی باتیں کرتے ہیں تو یاد رکھو کچھ فائدہ نہیں۔ فتح کے لئے ضرورت ہے تقویٰ کی۔ فتح چاہتے ہو تو متقی بنو۔“

حضرت سیدہ موصوفہ کی یہ تقریر دلپذیر سوا گھنٹہ تک جاری رہی اور نہایت توجہ اور انہماک سے سنی گئی۔ آپ کی تقریر کے ساتھ ہی اجلاس دوم اختتام پذیر ہو گیا۔

(باقی)

تبدیلی پتہ

مکرم قائد علاقائی خدام الاحمدیہ خیر پور ڈویژن کرونڈی سے باندھی منتقل ہو گئے ہیں ان کا موجودہ پتہ ”شریف احمد محمد اسلم کریانہ مرچنٹ باندھی ضلع نواب شاہ“ ہے متعلقہ مجالس اب نئے پتہ پر ان سے خط و کتابت کریں (مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

امراء اضلاع کی توجہ کیلئے

ضروری اعلان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے عہدیداران کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰/۴/۷۱ کو ختم ہو رہی ہے نئے انتخابات (از یکم مئی ۱۹۷۱ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء) کروائے جانے کے لئے اخبار الفضل میں اعلان کروا دیا گیا ہے

لہٰذا تمام امراء اضلاع اس امر کی نگرانی کا انتظام فرماویں کہ ان کے ضلع کی تمام جماعتوں کے انتخابات کی رپورٹیں ۱۵/۳/۷۱ تک نظارت علیا میں پہنچ جائیں نیز یہ نگرانی فرماویں کہ انتخابات قواعد کے مطابق ہوں

(ناظر اعلیٰ)

درخواست دعا

خاکسار نے کرونڈی ضلع خیر پور کی بجائے باندھی ضلع نواب شاہ میں کاروبار شروع کیا ہے دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس میں ترقی عطا فرمائے اور مجھے اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نوازے۔ (شریف احمد ڈیڑھی قائد علاقائی حلقہ خیر پور)

فینائل و گریس بنانے کا طریقہ

ہم سے پوچھئے

علی سنز مینوفیکچرز ۹۱۷ موتی بازار نوشہرہ کینٹ

نیک اور مفید مشورہ مفت

ماہر بواسیر کی آواز

ہر گھر میں پہنچا دو

انشاء اللہ ہم ہر قسم کی زنانہ مردانہ بواسیر کا علاج صرف چار گھنٹہ میں مکمل اور بغیر تکلیف کے مستقل یعنی مو کے جڑ سمیت نکال دیتے ہیں ساری عمر کے لئے اس موذی مرض سے نجات مل جائے گی۔ زنانہ بواسیر کا علاج تجربہ کار عورت کی معرفت کیا جاتا ہے سند یافتہ حکومت پاکستان خاندانی حکیم

حاکم علی ماہر بواسیر

مکھڑیاں خاص تحصیل قصور ضلع لاہور

شفتل برسیم وغیرہ سے ہونیوالا اپھارہ کا مہلک اپھارہ

اکسیر اپھارہ

کے صرف ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب۔ غیر مفید ثابت ہونے پر قیمت واپس کر دینے کی رعایت ہر پیکٹ پر درج ہے قیمت فی پیکٹ دو روپے درجن یا زائد پر کمیشن ۲ درجن یا زائد پر ڈاک خرچ معاف بذریعہ ڈاک حیوانات کے علاج کا رسالہ مفت طلب کریں۔

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو ایجنڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تقریر

(بقیہ صفحہ اوّل)

انصار اللہ کے نام علی الترتیب یہ ہیں ۱۔مجلس انصار اللہ لاہور ۲۔لائل پور ۳۔کراچی ۴۔پشاور ۵۔کوئٹہ ۶۔ربوہ ۷۔سکھر ۸۔جھنگ صدر ۹۔سرگودھا ۱۰۔چک چھور ضلع شیخوپورہ۔ اللہ تعالےٰ ان مجالس کو یہ کامیابی مبارک کرے۔

حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ڈیڑھ بجے بعد دوپہر جلسہ گاہ کی سٹیج پر تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں جب کہ جلسہ گاہ کا وسیع و عریض میدان اور اس سے ملحقہ تمام بیرونی حصّے بھی حضور کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے ہزارہا خوش قسمت احباب سے پُر تھے اور بہت ہی ایمان افروز منظر پیش کر رہے تھے۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد حضور نے اپنی نہایت بصیرت افروز تقریر شروع فرمائی جو کہ کم و بیش پونے دو گھنٹے تک جاری رہی احباب نے پورے انہماک اور کامل سکون کے ساتھ حضور کے ارشادات کو سُنا اور اس طرح اپنی معرفت اور اپنے ایمان میں غیر معمولی اضافہ کے اس نادر موقع سے مستفید ہوئے

ایک نومسلم اطالوی احمدی کا تعارف

حضور کی تقریر سے قبل مغربی جرمنی سے تشریف لانے والے ہمارے معزز اور فاضل نومسلم اطالوی احمدی بھائی مکرم ڈاکٹر محمد عبدالہادی صاحب کیوسی نے قرآن مجید کی تلاوت فرمائی۔

تلاوت قرآن پاک سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد پر محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے تلاوت کرنیوالے نومسلم دوست کا مختصر تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ قبولِ اسلام سے پہلے ان کا اصل نام ڈاکٹر ڈاکٹر اٹلو کیوسی تھا۔ یہ قوم اور شہریت کے لحاظ سے اٹلی کے باشندہ ہیں مگر ۱۸ سال سے مغربی جرمنی میں مقیم ہیں اور وہاں کی ایک فرم کے انچارج ہیں۔ آج سے ۶ سال قبل انہیں اسلام کے صرف نام کا علم تھا اس سے زیادہ انہیں اسلام کے متعلق کوئی واقفیت نہ تھی چونکہ مغربی جرمنی میں ہماری مسجد کے قریب ہی ان کی رہائش ہے اس لئے انہیں مسجد سے دلچسپی ہو گئی پھر عربی زبان سیکھی اور اس پر انہیں اتنا عبور حاصل ہو گیا کہ انہوں نے سپرانٹو زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اور یہ ترجمہ خدا کے فضل سے غیر معمولی طور پر بہت مقبول ہوا۔

محترم چوہدری صاحب نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ اپنے دورِ خلافت کے بعد جب پہلی بار یورپ تشریف لے گئے تو اس موقع پر ڈاکٹر طوسی صاحب کو حضور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا جب انہوں نے شرح صدر سے اسلام قبول کیا تو حضور نے خود ان کی اپنی تجویز پر ان کا نام محمد عبدالہادی رکھا۔ اب تین ہفتہ کی رخصت پر یہاں آئے ہیں۔ پہلے لاہور سے قادیان تشریف لے گئے وہاں سے ربوہ آئے ہیں واپسی پر مکہ مکرمہ میں حاضر ہو کر عمرہ کرنے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں۔

اس مختصر تعارف کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد عبدالہادی صاحب کیوسی نے خوش الحانی کے ساتھ اور ایسے انداز میں قرآن پاک کی تلاوت فرمائی کہ لفظ لفظ سے اس خلوص اور گہری عقیدت و وابستگی کا پتہ چلتا تھا جو آپ کو اسلام سے اور قرآن پاک سے ہے تلاوت سے قبل حضور ایدہ اللہ نے انہیں معانقہ کا شرف عطا فرمایا بعد ازاں جناب ثاقب صاحب زیروی نے اپنی ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی جو الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔

تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی تقریر شروع فرمائی جس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ کی تقریر کا خلاصہ

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد سورۃ القلم کی ابتدائی آیات

ن والقلم وما یسطرون ما انت بنعمۃ ربک بمجنون و ان لک لاجرا غیر ممنون کی تلاوت فرمائی

اور پھر فرمایا کہ ہمارا یہ جلسہ جو ہر سال ہی منعقد ہوتا ہے ایک بے تکلف مجلس کا رنگ رکھتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں اور رحمتوں کا ہم تذکرہ کرتے ہیں جو سال رواں میں ہم پر ہوئے حضور نے سورۃ القلم کی مندرجہ بالا آیات کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ ہی یہ عظیم اعلان بھی کیا کہ اب قلم اور دوات اور اشاعت کتب کا زمانہ آ رہا ہے اور ایسا دور شروع ہو رہا ہے جس میں قلم و دوات سے کثرت سے کام لیا جائے گا۔ اور وسیع پیمانے پر کتب کی اشاعت ہو گی۔ علم کے میدان میں نئی نئی تحقیقیں ہوں گی اور ان کے نتیجہ میں قرآن کریم کی صداقت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت ظاہر ہو گی اور دنیا کو یہ پتہ لگ جائے گا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا علم جنون کے منبع سے نہیں ہے (جیسا کہ مخالفین ثابت کرنا چاہتے تھے) بلکہ علم کے حقیقی سرچشمہ سے ہے اور علم کے میدان میں بھی آپ کا بنی نوع انسان پر اتنا عظیم احسان ہے کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ کو نہ ختم ہونے والا اجر ہمیشہ ملتا چلا جائے گا حضور نے فرمایا قرآن کریم کی یہ آیات ایک پیشگوئی پر مشتمل ہیں جو آج دنیا میں وسیع پیمانے پر اشاعت کتب کے ذریعہ پوری ہو رہی ہے اس سلسلے میں ہماری جماعت میں بھی دینی مسائل پر تحقیق کا کام ہوتا رہتا ہے اور ہر سال نئی نئی کتب شائع ہوتی ہیں ان کتب کو خریدنا اور بغور پڑھنا اور انہیں زیر مطالعہ رکھنا ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے مگر اس سلسلہ میں اس بنیادی اصل کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ دنیا میں دریافت ہونے والا ہر نیا علم درحقیقت قرآن کریم ہی کی کسی آیت کی تفسیر پر مبنی ہوتا ہے۔

نیا شائع ہونیوالا اہم جماعتی لٹریچر

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے جماعت میں نئے شائع ہونے والے مندرجہ ذیل لٹریچر کو خریدنے کی تحریک فرمائی۔

۱۔ "ہم مسلمان ہیں" اقتباسات از حضرت مسیح موعود علیہ السلام شائع کردہ نظارت اصلاح و ارشاد حضور نے فرمایا غیر از جماعت اصحاب کی غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے اس کی کثرت کے ساتھ اشاعت ہونی چاہیئے قیمت پچاس پیسے۔

(۲) جنگ مقدس اور آئینہ کمالات اسلام در معارف تصنیف از حضرت مسیح موعود علیہ السلام (کے نئے ایڈیشن) قیمت علی الترتیب ۲ر۵۰ اور ۳ر

(۳) اسلام کے اقتصادی نظام کے اصول اور اس کا فلسفہ (خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ) قیمت ۲ر۵۰ روپے

(۴) تعلیمی پاکٹ بک جلد دوم از محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری قیمت ۳/-

(۵) ختمِ نبوت ، ، ،

(۶) تفسیر سورۃ البقرہ از سیدنا حضرت مسیح موعود ؑ حضور نے فرمایا اس سے پہلے تفسیر سورہ فاتحہ فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام شائع ہو چکی ہے اور جن لوگوں نے اسے پڑھا ہے وہ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی رقم فرمودہ تفسیر سورۃ البقرہ بھی کس شان کی حامل ہو گی اور یہ قرآنی حقائق و معارف کا کتنا عظیم خزانہ ہے (قیمت ۱۰/- فی جلد)

۷۔ شرح بخاری جزو ۱۱-۱۲ از حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب قیمت ۸/- روپے

۸۔ تاریخ احمدیت گیارہویں جلد قیمت ۱۰/-

۹۔ خدام الاحمدیہ کراچی کا سوینیر (انگریزی) جو کہ قریباً سارا ہی حضور ایدہ اللہ کے سفر مغربی افریقہ کے متعلق اہم تصاویر و مضامین پر مشتمل ہے قیمت ۳/-

۱۰۔ AFRICA SPEAKS جو مسجد نصرت جہاں تحریک جدید نے بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے مغربی افریقہ کے اخبارات نیز ملک ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے حضور کے دورے کے سلسلے میں جن تاثرات کا اظہار کیا ان میں سے خاص خاص حصوں کا انتخاب کر کے حضور کے سفر افریقہ پر مشتمل بڑی خوبصورت اور دیدہ زیب تصاویر کیساتھ شائع کیا ہے حضور نے فرمایا کہ انگریزی دان طبقہ میں بالخصوص اس کی کثرت کے ساتھ اشاعت ہونی چاہیئے۔

(۱۱) اسلام کا وراثتی نظام از پروفیسر عبدالرشید غنی ایم ایس سی جسے فضل عمر فاؤنڈیشن کے انعامی مقالوں میں اوّل قرار دیا گیا اس میں اسلام کے وراثتی نظام کے ہر پہلو پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے قیمت ۷/- روپے۔

۱۲۔ مشعل راہ۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں وقتاً فوقتاً خدام سے جو اہم خطاب فرمائے انہیں اس کتاب میں جو ایک ہزار صفحات پر مشتمل ہے جمع کر دیا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ خدام کو خصوصاً توجہ کے ساتھ اسے پڑھنا چاہیئے۔

(۱۳) تاریخ لجنہ اماء اللہ حصہ اوّل حضور نے فرمایا یہ کتاب ہماری والدہ آپا مریم صدیقہ صاحبہ نے بڑی محنت کے ساتھ لکھی ہے یہ بہت مفید کتاب ہے جو احمدی بہنیں اخلاص اور جاں نثاری کے ساتھ سلسلہ کی خدمت کرتی رہی ہیں ان کا ذکر اس میں محفوظ کر دیا گیا ہے۔ میں نے اس کا جو سرسری جائزہ لیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بڑی ہی مفید کتاب ہے احمدی عورتیں تو اسے خریدیں گی ہی اور انہیں ضرور خریدنا چاہیئے لیکن میرے نزدیک ان احمدی مردوں کو بھی یہ خریدنی چاہیئے جن کا عورتوں سے تعلق ہے اور وہ بھلا کون سا مرد ہے جس کا بیٹے۔ خاوند یا بھائی کی حیثیت سے عورتوں سے تعلق نہ ہو۔ پس انہیں بھی اپنی والدہ۔ بیوی یا بہنوں کی خاطر یہ کتاب خریدنی چاہیئے کیونکہ مردوں کو گھروں میں قوام کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔

(۱۴) روزنامہ الفضل ربوہ۔ فرمایا ادارہ الفضل کو اپنی جگہ فکر کرنی چاہیئے کہ اس کا معیار بلند ہو اور لوگوں کو اعتراض کا موقع نہ ملے مگر یہ کہنا بھی یقیناً غلط ہے کہ ہمیں الفضل سے کچھ حاصل نہیں ہوتا آخر اس میں میرے خطبات ہوتے ہیں۔ تبلیغی رپورٹیں ہوتی ہیں اور دیگر علمی مضامین بھی شائع ہوتے رہتے ہیں۔ دراصل ہماری جماعت کے ہر فرد کو یہ احساس ہونا چاہیئے کہ ہم جماعت کے وجود کا ایک حصّہ ہیں اس لئے ہمیں جماعتی خبروں اور تحریکات کا پورا علم ہونا چاہیئے اور اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ الفضل کو جماعت کا ہر فرد پڑھے۔

آخر میں حضور نے ماہنامہ انصار اللہ ماہنامہ الفرقان، خالد، تشحیذ الاذہان اور ہفت روزہ لاہور کو خریدنے کی بھی احباب کو تحریک فرمائی (باقی)

(مرتبہ شیخ خورشید احمد)